مطبوعات

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سیاسی مکتوبات

مرتبہ : جناب آباد شاہ پوری صاحب
صفحات : ۲۲۴ کتابت و طباعت آفسٹ
قیمت : ۹/- روپے
ناشر : مکتبۂ چراغِ اسلام - اُردو بازار لاہور

جناب آباد شاہ پوری کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں ہے - وہ ایک صاحب طرز ادیب اور کہنہ مشق انشاء پرداز ہیں - وہ کئی ایک علمی و تحقیقی کتابوں کے مصنف ہیں جو اہلِ علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں -

زیر نظر کتاب میں فاضل مرتب نے بڑی محنت و کاوش اور دیدہ ریزی سے مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے اُن مکتوبات کا انتخاب کیا ہے - جن سے اُن کی سیاسی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے - کتاب کے آغاز میں مختصر مگر جامع انداز میں " صاحبِ مکتوبات " حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حالات و کمالات کا تذکرہ کیا گیا ہے - نیز حضرت مجددؒ کا سیاسی کارنامہ " پر ایک مفصل اور فکر انگیز مقالہ شامل کتاب ہے - اس مقالہ میں حضرت مجددؒ کے دور کے دینی رجحانات اور سیاسی حالات پر روشنی ڈالی ہے - اس تناظر میں حضرت مجدد کے سیاسی مکتوبات کا مطالعہ اُن کی اہمیت اور اصل روح کو واضح کرتا ہے - در اصل یہ پُر مغز مقالہ حضرت موصوفؒ کے مکتوبات کو سمجھنے کے لیے شاہ کلید کی حیثیت رکھتا ہے -

شہنشاہ اکبر جس وقت " حریم نبوت " میں داخل ہونے کی سعی کر رہا تھا ، " دینِ الٰہی " کے عنوان سے اخلاقی ، معاشرتی اور اجتماعی شعبوں میں خلافِ شریعت احکامات نافذ کر رہا تھا ، " حلال و حرام اور منکر و معروف کی ایک نئی شریعت وضع کر رہا تھا اور شہر سے باہر " شیطان پورہ " کی ایک آبادی قائم کر کے سرکاری طور پر عصمت فروشی کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا ، حضرتِ مجدد الف ثانیؒ مختلف امراء و اعیانِ سلطنت کو خطوط کے ذریعہ ان خلافِ شریعت سرگرمیوں پر اُن کو تنبیہ کرتے ہیں ، اُن کو ترویج و نفاذ شریعت کی ترغیب دلاتے ہیں اور اکبر کو

راہِ راست پر لانے کی نصیحت فرماتے ہیں۔ یہ وہ سیاسی سرگرمیاں تھیں جن کے مرتکب اس جمہوری دور میں بھی غدار اور باغی قرار پاتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات سے اُن کی سیاسی بالغ نظری کا پتہ بھی چلتا ہے۔ اربابِ اقتدار کو دین کی ترویج واشاعت یا اُس کی تحریف و تخریب میں جو عمل دخل حاصل ہے، حضرت مجدد اُس کا گہرا شعور رکھتے تھے۔ خانِ جہاں کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

"...... آپ جانتے ہیں بادشاہ روح کی مانند ہوتا ہے اور باقی انسان جسم کی مثال۔ اگر روح صالح ہوتی ہے تو جسم بھی صالح اور سالم رہتا ہے۔ اور اگر روح میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو سارا جسم اس بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بادشاہ کی اصلاح کی کوشش کرنا تمام انسانوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے مترادف ہے۔" (ص۱۱)

خانِ اعظم کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں "دانشمندوں کا قول ہے الشَّرْعُ تَحْتَ السَّیْفِ۔ شریعت تلوار کے نیچے ہے۔ (یعنی شریعت کا اجراء اور اُس کی رونق بادشاہوں سے وابستہ ہے۔ (ص۱)"۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ شریعتِ اسلامی کی ترویج کو سب سے بڑی نیکی تصور کرتے ہیں اور یہ کارنامہ جس کامیابی کے ساتھ اربابِ اقتدار سرانجام دے سکتے ہیں۔ کوئی دوسرا اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ خانِ جہاں کو لکھتے ہیں:۔

"یہی خدمت (تدبیر سلطنت) جس پر آپ فائز ہیں اگر اس سے شریعتِ مصطفوی کی ترویج واجراء کا کام لیں گے تو گویا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کام کریں گے اور دینِ متین کو منور اور آباد کریں گے۔ ہم فقیر اگر سالہا سال تک اس راہ میں جدوجہد کرتے ہوئے اپنی جان بھی دے دیں تب بھی آپ جیسے شاہبازوں کی بلندیوں پر نہیں پہنچ سکتے۔" (ص۱۵)۔

کتاب کے آخر میں "شخصیات" کے تحت اُن تمام اہل شخصیتوں کے جامع حالات درج ہیں جن کا اس کتاب میں کسی حیثیت سے بھی ذکر آیا ہے۔

فاضل مرتب اپنے اس دعوٰی میں حق بجانب ہیں کہ "کتاب کا یہ حصّہ بجائے خود ایک مستقل علمی و ادبی اہمیت اپنے دامن میں رکھتا ہے۔" (ص۱)

کتاب میں ایک دو مقام پر کتابت کی غلطیاں نظر پڑی ہیں جن کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ص۱۴ پر سورہ کی جو آیت درج کی گئی ہے اُس میں "اَنْ یَّخْذُلَکُمْ" کے بجائے "اَنْ یَّضِلَّکُمْ" درج ہو گیا ہے۔
ص۷ پر "شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا" کے بعد "وَکُلُّ مُحْدَثَةٍ" کے الفاظ درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔

شاہراہِ مکہ مؤلف: ڈاکٹر ایچ۔بی۔خان صاحب۔

صفحات: ۲۹۸ ۔ طباعت وکتابت عمدہ

کاغذ: سفید قیمت: ۳۰/- روپے

ناشر: نورسی پبلیکیشنز۔ کراچی ۱۹ ناظم آباد کراچی ۱۸

مکہ معظمہ جو خانہ کعبہ کا مسکن ہے، ہمیشہ سے اہلِ دل اور صاحبِ ایمان حضرات کی عقیدت و محبت کا مرکز و محور رہا ہے اور یہاں سے ہمیشہ رشد و ہدایت کے چشمے اُبلتے رہے ہیں اور آج بھی بے چین روحوں کے لیے طمانیتِ قلب کا سامان ہے۔ ابتدائے آفرینش سے مختلف اَدوار میں تحریکِ اسلامی کی جتنی لہریں بھی اُٹھیں بیت اللہ نے اُن میں تحریک و تموّج پیدا کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ آخری تحریکِ اسلامی، جس کے قائد و سالار سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مکہ مکرمہ میں جنم لیا اور پھر خانہ کعبہ ہی کی دیواروں کے سائے میں پروان چڑھی۔ نیز کعبۃ اللہ آج اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اُمّتِ مسلمہ کی باہمی ہم آہنگی اور یگانگت کی علامت بھی ہے۔

"شاہراہِ مکہ" اسی اجمال کی تفصیل ہے۔ فاضل مؤلف نے اسی نقطۂ نظر سے کعبۃ اللہ کا تاریخی مطالعہ کیا ہے۔ اور یہاں سے اُٹھنے والی ہر تحریکِ اسلامی کے عروج و کمال کا تذکرہ کیا ہے۔ خصوصاً نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں جو تحریک پروان چڑھی، اُس کے امتیازی خدوخال کو بیان کیا ہے اور اُس کی جن منفرد اور دلکش خصوصیات نے ایک دنیا کو اپنے حلقۂ اثر میں لے لیا اُن کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اسلام کس تہذیب کا علمبردار ہے؟ اُس کے مابعد الطبیعاتی عقائد و نظریات کیا ہیں؟ زندگی کے بارے میں اُس کا نقطۂ نظر کیا ہے؟ اُس کا فلسفۂ روحانیت کیا ہے؟ اسلام کے زیرِ اثر مسلمانوں نے فلسفہ، حکمت، طب، ریاضی، جغرافیہ، ہندسہ اور دیگر علومِ طبیعی میں کیا خدمات سر انجام دیں؟ فاضل مؤلف نے ان تمام پہلوؤں پر اجمالی مگر جامع نظر ڈالی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تحریکِ اسلامی کے خلاف ہونے والی مختلف سازشوں سے بھی نقاب اُٹھایا ہے۔ خصوصاً اسرائیل کی ناجائز یہودی ریاست کی تشکیل و تعمیر کے محرکات اور اُس کی پشت پناہ قوتوں کی تفصیلی نشان دہی کی ہے۔

"شاہراہِ مکہ" میں عرب دنیا میں اُٹھنے والی معروف اسلامی تحریکوں سنیوسی تحریک اور تحریکِ وہابی کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ ان تحریکوں کے مطالعہ سے قاری مختلف مسلم مملکتوں کے تاریخی اور سیاسی حالات سے بھی روشناس

ہوتا ہے۔ اس کتاب کی محرک ایک نومسلم فاضل علامہ محمد اسد کی کتاب (ROAD TO MECCA) ہے۔ چنانچہ "شاہراہِ مکہ" میں اِس کتاب کے اکثر اقتباسات شامل کر دیے گئے ہیں۔ فاضل مؤلف نے علامہ اسد کی کتاب میں جو فروگذاشتیں محسوس کیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لیے "شاہراہ مکہ" کو علامہ اسد کی انگریزی کتاب کا ترمیم و اضافہ شدہ اُردو ایڈیشن قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

اِس علمی و تحقیقی کتاب کے حسن کو البتہ بعض اغلاط نے گہنا دیا ہے۔ کتاب میں درج قرآنی آیات پر اعراب کی صحت کا خیال نہیں رکھا گیا۔ ہم چند مقامات کی نشاندہی ضروری سمجھتے ہیں۔

ص۵ پر رَهْبَانِيَّة کی املا اس طرح ہے رَهْبَانِيتا جو غلط ہے۔

ص۵ پر جو حدیث نقل کی گئی ہے اس کے اعراب غلط ہیں مِنّا کو مَنّا اور مَنْ کو مِنْ لکھا گیا ہے۔ نیز پہلے جملے میں لفظ "مَاتَ" زائد ہے۔

ص۶۰ پر ایک روایت درج ہے جس میں اِلَى اللَّحْدِ کو اِلَّلحَدُ لکھا گیا ہے۔

ص۱۲۵ پر سورہ اعراف اور رعد کی جو آیات درج ہیں اُن میں لَا أَمْلِكُ کو لَا أُمْلِكُ اور ضَرًّا کی جگہ ضَرٌّ لکھا گیا ہے۔ اسی طرح سورہ اعراف کی آیت میں اَلْغَيْبُ کے بجائے اَلْغَيْبَ (مفتوح) ہونا چاہیے۔

ص۱۴۷ پر ایک آیت "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" میں اِخْوَةٌ کے بجائے اِخْوَانٌ لکھا گیا ہے۔

ص۱۲۸ پر سورہ بروج کی آخری آیت اس طرح درج ہے "فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٌ" جو "فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ" ہونی چاہیے۔

اِسی طرح بعض جملے ادب و انشاء کے لحاظ سے بھی غیر معیاری اور ادھورے رہ گئے ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

ص۱۱ عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی اسلام سے دُوری کے اسباب گناتے ہوئے لکھتے ہیں "اس کی کئی وجوہات میں ان میں سے کچھ تو یہ ہیں کہ سیاسی و اجتماعی مسائل جنہوں نے موجودہ زمانہ میں ایک خاص شکل اختیار کر لی ہے۔"

ص۱۷ "اِس کتاب کی دستیابی اس سلسلہ کا ایک اہم جزو اور معنی خیز ہے۔"

ص۱۸۱ "...... اسلامی تہذیب وتمدن کے خدوخال اور اُن کے حسن و قبح کے تفصیل کے سامنے پیش کرنے کے لیے زورآزمائی کی ہے۔

ص۲۲ "...... کوئی نہ کوئی ہادی یا رسول و پیغمبر آتا رہا تاکہ اس گروہ، قوم یا مخصوص مقامات کے افراد کی رہنمائی و ہدایت (تنذیر و تبشیر) احکاماتِ الٰہیہ کے تحت کرے"۔ تنذیر و تبشیر کے الفاظ رہنمائی و ہدایت کے مترادفات کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں جو صحیح نہیں ہیں۔

ص۲۲۔ "اپنی صلاحیتیں اور پوری توانائی" - "توانائیاں" ہونا چاہیے۔

ص۲۲۔ "ان ہادیانِ برحق میں سے جن کے متعلق قرآن مجید میں درج ہے، اُن کے بارے میں ضمنی طور پہ چند کے متعلق اجمالی حالات پیش کیے جا رہے ہیں"۔

ص۲۳ "جزا و سزا کی تنذیر و تبشیر" میں لف و نشر کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ صحیح صورت یہ ہوگی "جزا و سزا کی تبشیر و تنذیر"۔

ص۲۳ اور ص۲۴ پر "قمر و ستارہ" اور "چاند و سورج" کے مرکبات صحیح نہیں۔

ص۱۹ "مغربی تہذیب سے مراد یہ ہے کہ یورپین اقوام کی مدنی زندگی، معاشی و معاشرتی، اخلاقی، علمی، جنسی اور صنعتی و حرفتی وغیرہ وغیرہ"۔ اس سے کوئی کیا سمجھے؟

ص۹ پر فاضل مؤلف تحریر کرتے ہیں "عصرِ حاضر میں عیسائی تہذیب کی مثال دجال سے مشابہت رکھتی ہے، یعنی دجال ایک آنکھ کا مالک دنیاوی امور کی انجام دہی میں قادر اور قدرت رکھنے والا ہوگا۔ ایک آنکھ سے مراد صرف کردہ دنیاوی فلاح و ترقی کی طرف مائل ہوگا......" دجال کی یہ تعبیر و تشریح طبع زاد اور مؤلف کی ذہنی اپج کا نتیجہ ہے۔

مذکورہ بالا تسامحات کے باوجود کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔